شہناز گل ۞
ڈاکٹر تنظیم الفردوس ۞۞

# اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''
# ابتدائی چار جلدوں کا تحقیقی، لغوی و لسانی جائزہ

**Linguistic and Diction based evaluation of initial four volumes of *Urdu Lughat (on historical principle)* by Urdu Dictionary Board.**

By *Shehnaz Gul, research scholar, Department of Urdu, University of Karachi.*
*Dr. Tanzeem ul Firdous, Chairperson, Department of Urdu, University of Karachi.*

**ABSTRACT**

*Urdu Lughat (in historical principle)* is a lughat of Urdu Dictionary Board that has been compiled in the light of historical principles, which is relied upon and liked owing to its comprehensiveness, research and diversity. While compiling its lughat (on historical princples), this is prime obligation of Urdu Lughat Board to incorporate and follow such principles.The leading one is to follow the historical principles themselves i.e. reference and its periodic referenc while as well as quoting of most of the contents from already existing or past dictionaries. A period of more than fifty two years has been elapsed of the printing of initial four volumes of *Urdu Lughat (on historical principle)* during which hundred of thousands of words have been incorporated in Urdu language. It will be well justified if such new words be included with their reference in the upcoming editions to make the Lughat as solid and firm.

**Keywords:** Historical, Principle, Lughat, Board, Urdu.

۞ ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو، کراچی یونی ورسٹی
۞۞ صدر نشیں، شعبۂ اردو، کراچی یونی ورسٹی

جدید لسانیات کی روشنی میں زبان(language) کسی انسانی معاشرے میں آوازوں، نشانات اور تحریری علامات کی مدد سے ابلاغ اور اظہارِ خیال کا باقاعدہ اور روایتی ذریعہ ہے۔[۱] زبان بنیادی طور پر دراصل انسانی تکلّم ہی کا نام ہے۔ ہر زبان میں خاص آوازیں استعمال ہوتی ہیں جو ایک خاص ترتیب میں ادا کی جائیں تو کوئی خاص لفظ بن جاتا ہے۔یہی الفاظ ملتے ہیں تو جملہ بنتا ہے۔[۲]

**اوکسفرڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری میں لفظ کی تعریف** (ترجمہ)

آواز یا آوازوں کا مجموعہ جو کسی معنی کو ظاہر کرے۔زبان کی ایک آزاد اِکائی یا لفظ کہلاتی ہیں۔[۳]

بابائے اردو مولوی عبدالحق کے مطابق:

''ایک سے زیادہ ملی ہوئی آوازیں۔جن کی تحریری علامتیں الفاظ کہلاتے ہیں۔''[۴]

جب انسان نے لفظ کی ادائیگی پر قدرت حاصل کی تو اس کے ذہن میں الفاظ کا ذخیرہ ہوا گویا لاشعوری طور پر لغت نے جنم لیا اور جب کسی زبان کو لغت کی ضرورت پیش آنے لگے تو گویا زبان میں زندگی کے آثار پیدا ہو گئے اور جب تک زبان میں فرہنگ نویسی کا تسلسل قائم ہے یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ زبان ترقّی پذیر اور ارتقا پذیر ہے۔[۵] تحریری اعتبار سے مختلف زبانوں کے الفاظ میں حروف کی مخصوص ترتیب ہوتی ہے۔اس مخصوص صورت میں تبدیلی یا حروف کے ہیر پھیر سے الفاظ کی مختلف اشکال وجود پاتی ہیں۔علم چوں کہ الفاظ ہی کے ذریعے ایک نسل سے دوسری نسل میں منتقل ہوتے ہیں۔اس لیے زبان کی حفاظت، الفاظ کی مختلف اشکال، ان کی ترتیب اور مترادفات کی تفہیم وتشریح کے لیے لغات وجود میں آئیں۔[۶]

لغت کی بالعموم دو صورتیں ہوتی ہیں۔پہلی صورت میں کسی زبان کی لغت اس کے بولنے والوں کی یادداشت میں محفوظ ذخیرۂ الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے جس میں روزمرہ محاورات،ضرب الامثال اور کہاوتیں شامل ہوتی ہیں۔دوسری لغت وہ ڈکشنری ہے جو کتابی صورت میں ہوتی ہے اور ان میں کسی زبان کے مذکورہ بالا ذخیرۂ الفاظ کو ان کی فصاحت و بلاغت اوراُن کے معنی ومفہوم کے ساتھ ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لیا جاتا ہے۔[۷]

لغت ادب کی وہ شاخ ہے جس میں الفاظ کا صحیح املا، تلفّظ، ماٰخذ، مادہ یا اشتقاق اور حقیقی، مجازی یا اصطلاحی معنی، اگر ان کی شکل میں کوئی تغیّر وتبدّل ہوا ہے تو ان کی تشریح اور ان کے صحیح استعمال سے متعلق معلومات جمع کیے جاتی ہیں۔ اسی لیے قواعد، صنائع و بدائع،لسانیات وصوتیات وغیرہ کو بھی علم اللغات ہی کا جز سمجھا جاتا ہے۔[۸]

### پائٹ وین اسٹرکین برگ (Pietvan Sterkenburg) کے مطابق:

لغت زبان میں استعمال ہونے والے الفاظ کو ریکارڈ کرنے کا کام کرتی ہے۔لغت زبان کے خالص رہنے کو یقینی بناتی ہے۔لغت کسی بھی لفظ کے حروفِ تہجی، اصل معنی، استعمال کے لیے معلومات فراہم کرتی ہے۔(۹)

### پروفیسر نذیر احمد لکھتے ہیں:

کسی زبان کا لغت اس زبان کے بولنے والوں کے مزاج و افکار کا آئینہ دار ہوتا ہے اس لیے کہ لغت، ملک وقوم کے بہترین دماغوں کی برسوں کی مسلسل کوشش کا نتیجہ ہے۔لغت کا عمل مسلسل اور دائمی ہوتا ہے۔لغت کے اغراض ومقاصد بے پایاں و وسیع ہوتے ہیں۔(۱۰)

مریم ویبسٹر (Merium-Webster) کی لغت کے مطابق (ترجمہ):

ایک ایسی حوالہ جاتی کتاب جس میں الفاظ کو ان کے حروف تہجّی کے لحاظ سے ترتیب دیا جائے۔ جو الفاظ کے تلفّظ، معنی اور مختلف شکلوں سے آشنا کروائے لغت کہلاتی ہے۔(۱۱)

کسی بھی زبان کی قوت و اہمیت اور اس کی ترقی کا سارا دارومدار اس زبان کے ذخیرہ الفاظ/لغت کو دیکھ کر لگایا جاسکتا ہے۔جس زبان میں جتنے زیادہ الفاظ، محاورات، ضرب الامثال اور اصطلاحات ہیں وہ اتنی ہی زیادہ وقیع اور پُرمایہ سمجھی جاتی ہے یعنی وہ اظہار کی بہترین قوتوں کی حامل اور ترقّی یافتہ زبان کہلاتی ہے اور اسی لحاظ سے اس زبان کے بولنے اور سمجھنے والوں کی ذہنی استعداد بھی قابلِ رشک ہوتی ہے۔(۱۲)

### دنیا کی مختلف زبانوں میں لغات کی اہمیت:

☆ جب دو مختلف زبانیں بولنے والے افراد یا اقوام آپس میں باہمی ملتی ہیں اور ان میں مختلف سیاسی، سماجی، تجارتی اور مذہبی روابط قائم ہوتے ہیں تو یہ ضرورت ہوتی ہے کہ اجنبی زبان کو سیکھا جائے اور جیسے جیسے روابط گہرے ہوتے ہیں ویسے ویسے دوسری زبان کا ذخیرہ الفاظ بڑھتا جاتا ہے اور فرہنگ، لغت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔(۱۳)

☆ دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ جب کسی قوم کی زبان ارتقا کی منزل طے کرنے کے ساتھ ساتھ تغیّر وتبدّل سے بھی آشنا ہوتی ہے جس کے باعث اس کا ذخیرہ الفاظ پرانے ادبی سرمائے سے مختلف ہوجاتا ہے۔

☆ تیسری صورت میں اہل قلم اپنی زبان کے مستند ہونے کا دعویٰ لغات کی شکل میں کرتے ہیں۔(۱۴)

کسی بھی زبان میں لغت کی تدوین نہایت ہی اہم کام ہوتا ہے۔لیکن یہ کام بادی النظر میں جتنا سادہ اور آسان نظر

آتا ہے دراصل اتنا ہی پیچیدہ ہوتا ہے۔اردو ہندوستان کی جدید زبانوں میں سے ایک ہے لیکن اپنے مخصوص ہند آریائی مزاج اور برّصغیر کے مشترکہ کلچر کی سب سے بڑی علم بردار ہونے کی وجہ سے اس زبان نے ایک قلیل عرصے میں ترقّی کے جتنے مراحل طے کیے ہیں اور جو ہمہ گیر مقبولیت حاصل کی ہے وہ کسی بھی زبان بلکہ اس زبان کی حامل قوم اور ملک کے لیے بھی قابل فخر ہے۔[۱۵]

اردولغت بورڈ کی بائیس جلدوں پر محیط ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' اردو کی ضخیم ترین اور جامع لغت ہے جو برسوں کی محنت کا نتیجہ ہے جسے اوکسفرڈ ڈکشنری کی طرز پر تاریخی اصولوں پر مرتّب کیا گیا ہے اردولغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' اردولغت بورڈ (پاکستان) کے زیرِاہتمام جدید علمِ لسانیات اور تاریخی اصولوں کو پیش نظر رکھ کر مرتّب کی جانے لغت ہے۔یہ ایک ادارہ کے تحت مرتّب کی جانے والی لغت ہے جو کہ انفرادی کوششوں کے مقابلے میں اپنی جامعیت اور ہمہ گیری کی وجہ سے پسندیدہ اور تحقیقی اعتبار سے معتبر سمجھی جاتی ہے۔

## ترقّی اردو بورڈ/اردو ڈکشنری بورڈ کا قیام:

ڈاکٹر عترت حسین زبیری (مشیر تعلیم حکومت پاکستان) نے سب سے پہلے لسانیاتی اصول پر مبنی اردو کی ایک جامع لغت کی نہ صرف ضرورت محسوس کی بلکہ اس خیال کو حقیقی جامہ پہنانے کے لیے بحیثیت مشیر (حکومت پاکستان) عملی قدم اٹھایا۔[۱۶] ترقّی اردو بورڈ (جسے اب اردو ڈکشنری بورڈ کہا جاتا ہے)ایک خودمختار ادارے کی حیثیت سے حکومت پاکستان کی ایک قرارداد مؤرّخہ ۱۴/جون ۱۹۵۸ء کے ذریعے وجود میں آیا۔[۱۷] بورڈ کا پہلا اجلاس ۳۰/جولائی ۱۹۵۸ءکو ہوا جس میں لغت کے منصوبے طے کرنے کے لیے ایک کمیٹی مقرّر کی گئی اور مارچ ۱۹۵۹ء میں مختصر سے عملے کا تقرر ہوا۔[۱۸] بورڈ کے پہلے صدر محمد ہادی حسین تھے اور لغت کے پہلے مدیرِ اعلیٰ بابائے اردو مولوی عبدالحق (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء) مدیرانِ اوّل کی حیثیت سے ڈاکٹر شوکت سبزواری (۱۹۶۴ء تا ۱۹۷۳ء) اور مولانا نسیم امروہوی (۱۹۷۳ء تا ۱۹۷۹ء) تک خدمات انجام دیتے رہے۔جوش ملیح آبادی ادبی مشیر مقرر ہوئے۔[۱۹]

## ۱۴/جون ۱۹۵۸ءکی قرارداد کے مطابق بورڈ کو تفویض کیے گئے کام:

۱۴/جون ۱۹۵۸ء کی قرارداد کے مطابق بورڈ کو تفویض کیے گئے کام درج ذیل ہیں:

**اوّل:** ۱۴/جون ۱۹۵۸ء کی قرارداد کے مطابق بورڈ کو تفویض کیے گئے کاموں میں پہلا کام یہ تھا کہ لسانیاتی اصول کو مدّنظر رکھتے ہوئے اوکسفرڈ ڈکشنری (کلاں) کے نمونے پر اردو کی جامع لغت کی تدوین کی جائے۔

دوم: ۱۴؍جون ۱۹۵۸ء کی قرارداد کے مطابق بورڈ کوتفویض کیے گئے کاموں میں دوسرا کام یہ تھا کہ ایسے اقدامات کیے جائیں جو اردو زبان وادب کی ترقّی کے لیے مفید ہوں۔[۲۰]

۱۹۸۶ء میں اردو بورڈ کا نام وفاقی حکومت نے ترقّی اردو بورڈ سے ''اردولغت بورڈ/اردو ڈکشنری بورڈ'' کردیا اور ساتھ ہی اس کا کردارصرف تاریخی اصولوں پر مبنی لغت کی تیّاری تک محدود کردیا۔[۲۱]

ڈاکٹر رؤف پاریکھ لکھتے ہیں:

> ۱۹۵۸ء میں ابتدائی طور پر بورڈ کو دیا گیا ثانوی کام اردو زبان وادب کا فروغ اور اشاعت چوں کہ دوسرے ادارے بھی کرنے لگے تھے لہٰذا بورڈ کولغت تک محدود کردینا درست تھا اس سے لغت کا کام بھی تیز ہوگیا۔[۲۲]

اہلِ زبان ہو یا غیر اہلِ زبان، حقیقتاً کوئی شخص بھی لغات وفرہنگ سے بے نیازنہیں ہوسکتا۔ اردو میں متعدد اچھے بُرے، مختصر وضخیم لغات مختلف ادوار میں تیّار ہوئے ہیں چوں کہ زبان میں وقت کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے جس کے باعث اہم سے اہم لغت بھی خامیوں اور کمیوں سے پاک نہیں ہوتا۔ خواہ وہ ایک فرد کی کاوش کا نتیجہ ہو یا ایک الگ گروہ کی اجتماعی کوششوں کا حاصل۔ البتہ خوب سے خوب تر کی جستجو کے انسانی داعیے کے پیشِ نظر اکثر لغات وفرہنگ کو بھی تنقیدی نظر سے دیکھا گیا۔ ان لغات میں اردولغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' بھی سرِفہرست ہے۔

اس تحقیقی مقالے بہ عنوان ''اردولغت بورڈ کی 'اردولغت (تاریخی اصول پر)' ابتدائی چار جلدوں کا تحقیقی، لغوی و لسانی جائزہ'' میں حتی الامکان غیر جانبداری سے کام لیا گیا ہے۔ اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں میں جو خامیاں رہ گئی ہیں۔ ان خامیوں کی نشان دہی معروضی اور تحقیقی انداز سے کی گئی ہے۔ تنقیدی معیارات قائم کرتے وقت اس تحقیقی مقالے میں اصولِ لغت نویسی سے استفادہ کیا ہے۔ اس مقالے میں تحقیقی مواد اور اِستخراجِ نتائج کے لیے معروضی انداز اپنایا گیا ہے۔

## اردولغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں کا مختصر تعارف:

اردولغت بورڈ کی جلد اوّل (تاریخی اصول پر) کی پہلی اشاعت ۱۹۷۷ء میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی،[۲۳] دوسری اشاعت (بلا ترمیم واضافہ) ۲۰۰۶ء میں بحیثیت مدیر اعلیٰ ڈاکٹر رؤف پاریکھ اور تیسری اشاعت (بلا ترمیم و اضافہ) ۲۰۱۳ء میں بحیثیت نگراں مدیر اعلیٰ محمد عارف کی زیر نگرانی عمل میں آئی۔ اردولغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی زیرِنگرانی ۱۹۷۹ء میں منظرِعام پر آئی۔[۲۴] جلد سوم ۱۹۸۱ء[۲۵] اور جلد چہارم

۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی۔(۲۶)

## اردو لغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں کا تحقیقی، لغوی و لسانی جائزہ (نقل در نقل کی روایت کے حوالے سے)

### اردولغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں میں معنی وتشریح اور اسناد کے ضمن میں سابقہ مروّجہ لغات کا حوالہ:

اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں میں کئی مقامات پر اندراجات، مرکبات، ضرب الامثال، محاورات اور کہاوتوں کے معنی سابقہ لغات سے نقل کیے گئے ہیں یہ نقل یا تو لفظ بہ لفظ ہے یا معمولی ردّوبدل کے بعد سابقہ لغات سے تعریف نقل کردی گئی ہے۔اور اسناد غائب ہیں بیش تر مقامات پر اسناد اصل کتابوں یا شاعروں کے مستند دواوین کے بجائے سابقہ لغات سے نقل کردی گئی ہیں جو اردولغت بورڈ کے مرتّب کردہ اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔اُصولاً اردولغت بورڈ کوخود اسناد تلاش کرنی چاہیے تھی اور اگرکسی دوسری لغت یا ماخذ سے سند لے لی جائے تو اس کا سن اشاعت اورصفحہ نمبر دینا چاہیے نہ کہ سابقہ لغات سے بعینہ اُتار کرلغت کا حوالہ دیا جائے یہ لغت نویسی خصوصی طور پر تاریخی لغت نویسی کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔

بقول مولوی عبدالحق:

> لغت نویس کے لیےضروری ہے کہ ہر لفظ اورمحاورے کے لیے سند پیش کرے محض لغت نویس کی تشریح کافی نہیں ہے کیوں کہ لغت نویس لفظ کی تعریف اورمفہوم کوسمجھانے کی کتنی ہی کوشش کرے لفظ کا صحیح مفہوم مثال اور استعمال ہی سے معلوم ہوتا ہے۔سند ایسی ہونی چاہیے جس سے لفظ کامفہوم اور استعمال صحیح صحیح واضح طور پر معلوم ہوجائیں۔(۲۷)

''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں میں نقل در نقل کی روایت کے بارے میں لغت نویسوں کی رائے درج ذیل ہیں۔

بقول مشفق خواجہ:

> اردولغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل میں نقل در نقل کی روایت برقرار رکھی گئی ہے یہ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ اس لغت میں بے شمار جگہ دوسری لغات سے اسناد نقل کی گئی ہیں جن میں نوراللغات، اردو قانونی ڈکشنری اوراصطلاحات

> پیشہ وراں وغیرہ شامل ہیں الفاظ کی اسناد ایسی ہی متداول لغات سے لی گئی ہیں نہ کہ براہِ راست شاعروں کے دواوین یا اردو ادب کے سرمایے سے۔[۲۸]

ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے بقول:

> اردو لغت بورڈ نے ہزاروں (بلا مبالغہ ہزاروں) الفاظ کے معنی بغیر سند کے محض پلیٹس اور دیگر لغات کے نام لکھ کر درج کر دیے ہیں غالباً اس کی وجہ مطالعے کی کمی اور تحقیق سے گریز آئی ہے۔[۲۹]

ڈاکٹر رؤف پاریکھ ''لغوی مباحث'' میں اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' میں اسناد کے ضمن میں مروّجہ لغات سے نقل کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

> اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' میں بعض الفاظ کے ساتھ طے شدہ اصولوں کے برخلاف اسناد نہیں دی گئی اور صرف اس لغت کا نام دے دیا گیا ہے جہاں سے وہ لفظ لیا گیا ہے مثال کے طور پر پلیٹس یا ''مہذب اللغات'' وغیرہ لکھ دیا گیا ہے،اسی طرح یہ اعتراض بھی صحیح ہے کہ اسناد خصوصاً اشعار براہِ راست اور بنیادی ماخذات سے نقل کیے جانے کے بجائے ثانوی مصادر ومنابع (مثلاً لغات یا تحقیقی وتنقیدی کتب) سے لے لیے گئے ہیں حال آنکہ اصل کتاب سہل الحصول تھی۔[۳۰]

مندرجہ بالا محققین کی رائے سے مکمل طور پر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ''معنی وتشریح اور اسناد کے ضمن میں نقل لغت'' کے اعتراض میں وزن ضرور ہے جب ہی مشفق خواجہ اور اردو لغت بورڈ کے سابق مدیرِ اعلیٰ ڈاکٹر رؤف پاریکھ جیسے مسلّمہ اہلِ علم ونظر بھی شا کی نظر آتے ہیں۔

## اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں کا تحقیقی، لغوی ولسانی جائزہ (نقل در نقل کی روایت کے حوالے سے)

ذیل میں ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں میں شامل بعض اندراجات کو صفحہ نمبر کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے جن کے معنی، تشریح، یا اسناد سابقہ مروّجہ لغات (نور اللغات، امیر اللغات، جامع اللغات، مہذب اللغات وغیرہ) سے نقل کر دیے گئے ہیں۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ پہلے ہر جلد کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔ پھر ستارے کے ذریعے اندراجات کی

نشان دہی، پھر قوسین میں بتایا گیا ہے کہ آیا اندراج محاورہ/ضرب الامثال/کہاوت ہے اور آخر میں جن لغات سے معنی، تشریح، اسناد نقل کی گئی ہیں انھیں قوسین میں لکھا گیا ہے۔ بعض اندراجات کی اسناد شاعروں کے اصل دواوین یا کلیات کے بجائے سابقہ لغات سے دی گئی ہیں اور صرف شاعر کا نام لکھ دیا گیا ہے۔ راقم نے لغت کے نام سے پہلے اس شاعر کا نام بھی لکھ دیا ہے تا کہ قاری کو پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو سکے۔

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۳۱۵:** ☆اَدھ بر (فیلن، پلیٹس) ☆اَدھ بگڑا (فیلن، پلیٹس) ☆اَدھ بلّلا/ربلولا (مخزن المحاورات) ☆اَدھ بَنا (پلیٹس، فیلن) ☆ اَدھ بیچ (پلیٹس، فیلن) ☆اَدھ پاو (فیلن، پلیٹس) ☆اَدھ پکّا (نور اللغات) ☆اَدھ پوّا (پلیٹس ☆اَدھ پئی (پلیٹس، نورا للغات) ☆اَدھ جل گگری چھلکت جائے (کہاوت) (نور اللغات) ☆اَدھ چڑھی (فیلن) ☆اَدھ چکّر (پلیٹس، فیلن)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۸۶۵:** ☆امیر کا پاد بھی خوشبو دار ہوتا ہے (مہذب اللغات) ☆امیر نے پادا صحت ہوئی غریب نے پادا بے ادبی ہوئی (کہاوت) (مہذب اللغات) ☆امیر کی دائی سیکھی سکھائی (محاوراتِ ہند، سبحان بخش) ☆امیر کے پڑوس میں خدا قبر بھی نہ بنوائے (کہاوت امیر اللغات) ☆امیر کو جان پیاری غریب کو ایک ایک دم بھاری (کہاوت) (مہذب اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۸۷۶:** ☆اَن کُوٹ (پلیٹس) ☆اَن ہن (پلیٹس) ☆اِن باتوں میں کیا رکّھا ہے (فقرہ) (گنجینۂ اقوال و امثال) ☆ان لوگوں نے ہینگ کہاں پائی (کہاوت) (نجم الامثال، امیر اللغات) ☆اِن کا گھرانہ بگڑا ہے (فقرہ) (محاوراتِ ہند، سبحان بخش)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۱۰۶۷:** ☆اونٹ ڈوبیں بھیڑیں تھاہ مانگیں (کہاوت) (امیر اللغات) ☆اونٹ سے بڑے نام چھوٹے خان (کہاوت) (امیر اللغات) ☆اونٹ کے پیٹ میں مینگنیاں کون بناتا ہے (کہاوت) (امیر اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۱۱۳۴:** احسان نہیں لینا/کا شرمندہ نہ ہونا (محاورہ) (امیر اللغات)

☆ایک ایک تو آپ دوسرے بغل چاپ (کہاوت) (امیر اللغات) ☆ ایک تو باؤلی تِس پر بُھوتوں کی کھدیڑی (کہاوت) (محاوراتِ ہند، سبحان بخش) ☆ ایک تو تھا ہی دیوانہ اُس پر آئی بہار (کہاوت) (محاورات ہند، سبحان بخش، امیر اللغات) ☆ایک ایک تو دوسرے بکتر پہنے (کہاوت) (امیر اللغات) ☆ایک تو کانی تِس پر کنک گرا (کہاوت) (محاوراتِ ہند، سبحان بخش) ☆ ایک تو کانی جائی دوسرے پُوچھنے والوں کی جان کھائی (کہاوت) (امیر اللغات، نور اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۷۵۷:** ☆اُلٹا کا پانی پلوانا (عروج، فرہنگِ اثر) ☆ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے (محاورہ) (امیر اللغات) ☆ اُلٹے سیدھے (امیر اللغات) ☆ اُلٹے قدم پڑنا (محاورہ) (تسلیم، امیر اللغات) ☆ اُلٹے بات کا دانو/ گام/ کرتب/ کھیل (امیر اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۱۱۳۲:** ☆ایک پانو اندر/ ایک پانو باہر (کہاوت) (امیر اللغات) ☆ایک پڑا لوٹے دوسرا کہے مجھے چوکھی دے (دُوسرا چوکھی دے) (کہاوت) (مسرور، مہذب اللغات) ☆ایک پَلک (رنگین، امیر اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۱۱۴۲:** ☆ایک سے دَہ چَند (ہزار) ہونا (محاورہ) (تسلیم، امیر اللغات) ☆ایک طرح پَر/ سے (داغ، نور اللغات) ☆ایک طرح کا (فرہنگِ آصفیہ)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۱۱۴۳:** ☆ ایک عالم (مسرور، امیر اللغات) ☆ ایک کانٹے میں تولنا (محاورہ) (شعور، مہذب اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۱۱۴۴:** ☆ایک کچّی گھڑی (امیر، نور اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۵۶** ☆ آپ ڈال ڈال ہیں تو میں پات پات (ہوں) (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ آپ ڈوبے تو ڈوبے اور کو بھی لے ڈُوبے (کہاوت) (امیر اللغات) ☆ آپ ڈُوبے تو جَگ ڈُوبا

(کہاوت) (نجم الامثال) ☆ آپ راہ راہ دُم کھیت کھیت (کہاوت) (امیر اللغات) ☆ آپ رُوپ (امیر اللغات) ☆ آپ رُوپ مہا رُوپ (کہاوت) (امیر اللغات) ☆ آپ رُوپی مایا (فرہنگِ آصفیہ) ☆ آپ رہیں اُتّر کام کریں پچھّم (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ آپ زندہ جہان زندہ آپ مُردہ جہان مُردہ (کہاوت) (نجم الامثال، قصص الامثال) ☆ آپ سُکھی تو سب سُکھی (کہاوت) (گنجینۂ اقوال و امثال) ☆ آپ سُنیں اپنا کُمر بندسنیں (فقرہ) (امیر اللغات) ☆ آپ سُوارتھی (مخزن المحاورات) ☆ آپ سُوارتھی سدا دُکھی پر سُوارتھی سدا سُکھی (کہاوت) (نجم الامثال)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۲۷۸:** ☆ آگے تیرے گنگا پیچھے تیرے گیا (ہندو فقرہ) (نجم الامثال) ☆ آگے جاتے گھٹنے ٹوٹیں پیچھے دیکھتے آنکھیں پھُوٹیں (کہاوت) (امیر اللغات، جامع اللغات) ☆ آگے جمّی دوہتری پیچھے جمّا نانا (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ آگے چلتے ہیں پیچھے کی خبر نہیں (کہاوت) (امیر اللغات، نور اللغات) ☆ آگے خدا کا نام محمّد کا کلمہ (فقرہ) (امیر اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۶۴۵:** ☆ بازار گرنا (نور اللغات) ☆ بازار لگا نہیں گٹّے والے ہوت (جامع اللغات) ☆ بازار لگانا (محاورہ) (نور اللغات، فرہنگِ آصفیہ) ☆ بازار میں آگ لگنا (محاورہ) (نور اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۱۴۰۸:** ☆ بیٹ (۳) (پلیٹس، فرہنگِ آصفیہ) ☆ بیٹا (پلیٹس، فرہنگِ آصفیہ، نور اللغات) ☆ بیٹا بنانا (مخزن المحاورات) ☆ بیٹا بَن کے سَب نے کھایا ہے (سب کھاتے ہیں) باپ بَن کے کسی نے نہیں کھایا (کوئی نہیں کھاتا) (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ بیٹا بیٹی (فرہنگِ آصفیہ، نور اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۳۴۶:** ☆ آنکھ بنوانا (محاورہ) (معروف، امیر اللغات) ☆ آنکھ بنواؤ/ بنوائے (فقرہ) (قلق، امیر اللغات) ☆ آنکھ بہنا (محاورہ) (امیر اللغات) ☆ آنکھ بیٹھنا (محاورہ) (مسرور، امیر اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۵۲۱:** ☆ بات آپڑنا/آن پڑنا (محاورہ) (دبیر، مہذب اللغات) ☆ بات

آ رہنا (محاورہ) (نور اللغات) ☆ بات آنا (محاورہ) (مہذب اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص۱۱۹۶:** ☆ بکری سے ہل جُتتا تو بَیل کون رکھتا (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ بکری کا سا منھ چلتا ہے (کہاوت) (محاوراتِ ہند، سبحان بخش) ☆ بکری کرے گھاس سے یاری تو چرنے کہاں جائے (کہاوت) (نور اللغات) ☆ بکری کے سِینگوں کو چر گئے بیری کے پات (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ بکری کے نَصیبوں چُھری ہے (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ بکری نے دُودھ دیا وہ بھی مینگنی (مینگنیوں) بھرا (کہاوت) (نور اللغات) ☆ بِکری (ا) (نور اللغات، پلیٹس) ☆ بِکری (ا) بٹّا (پلیٹس)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص۱۲۹۱:** ☆ بَن بِدیّا کے نَر اور نار جیسے گدھا (اور) کمہار (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ بَن بِلائی ڈومنی لڑکوں بالوں کے ساتھ آئی (کہاوت) (خزینۃ الامثال) ☆ بن بویا (پلیٹس) ☆ بن پانی ڈوبنا (محاورہ) (جامع اللغات) ☆ بن بھائے پِریت نہیں پَرچے پَرتیت نہیں (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ بن پکھا وَج بن تال ناچے ہے (کہاوت) (نجم الامثال)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۱۴۱۳:** ☆ بولتا چاکر آقا کے سامنے گونگا (کہاوت) (محاوراتِ ہند، سبحان بخش) ☆ بولتا چاکر مُنیب کیا آگے گونگا (کہاوت) (نجم الامثال)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص۱۵۰۲:** ☆ بیا ہنے آئی بَرات دُلھن کو لگی ہگاس (کہاوت) نجم الامثال) ☆ بیاہنے جوگ (پلیٹس) ☆ بیاہی بیٹی پڑوسن داخِل (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ بیاہی بیٹی کا رکھنا ہاتھی کا باندھنا ہے (کہاوت) (نور اللغات) ☆ بیاہی نہ بَرات چڑھی ڈولی میں بیٹھی نہ چُوں چُوں ہوئی (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ بیائی (پلیٹس) ☆ بیابام (پلیٹس) ☆ بیب (پلیٹس) ☆ بیبَل (پلیٹس)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۵۷:** ☆ پانچ چھٹانک (جامع اللغات) ☆ پانچ راتر (جامع اللغات) ☆ پانچ سات (جامع اللغات) ☆ پانچ سات کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پانچ گرم (جامع اللغات، پلیٹس) ☆ پانچوُ میر پچا سے ٹھاکُر (کہاوت) (گنجیہ اقوال و امثال) ☆ پانچ میر چودَہ خانوادے

(فقرہ) (جامع اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۵۱۱:** ☆ پانی اُترنا (محاورہ) (نور اللغات) ☆ پانی اُٹھانا (محاورہ) (نوراللغات) ☆ پانی اُٹھنا (محاورہ) (نوراللغات) ☆ پانی آجانا (محاورہ) (نور اللغات) ☆ پانی آلو (شبدساگر) ☆ پانی آنا (محاورہ) (مہذّب اللغات) ☆ پانی دھاناوَ میں گھر میں بادھا دام دونوں ہاتھ آلیجئے یہی سُہانا کام (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پانی باندھنا (محاورہ) (فرہنگ آصفیہ، مہذّب اللغات، جامع اللغات، شبدساگر)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۴۹۴:** ☆ پاؤں چھٹنا (محاورہ) (جان صاحب، نور اللغات) ☆ پاؤں چُھوٹنا (محاورہ) (جان صاحب، نوراللغات) ☆ پاؤں چھُونا (محاورہ) (امیر، نوراللغات، ظفر، نوراللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۷۹۵:** ☆ پَرائی آگ میں پڑنا/جلنا/کودنا/کرنا (محاورہ) (معروف، نوراللغات) ☆ پرائی آنکھیں کام نہیں آتیں (کہاوت) (مغفور، نوراللغات، مہذب اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۷۳۱:** ☆ پدوی دینا (محاورہ) (پلیٹس) ☆ پدی (۱) (جامع اللغات) ☆ پدی (۲) (شبدساگر) ☆ پدّی (پلیٹس) ☆ پدّی سے پدم شاہ بن گیا (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پدّی والی بات جِس ٹِہنی پَر بیٹھُوں وُہی جُھکے (کہاوت) (محاوراتِ ہند، سبحان بخش)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۷۷۴:** ☆ پَرات کال کرو اشنانا، روگ دوکھ تم کونہیں آنا (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پُراتَم (پلیٹس) ☆ پَراجیَتیا (پلیٹس) ☆ پراجِت (جامع اللغات، پلیٹس) ☆ پِراجنا (جامع اللغات، پلیٹس)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۷۹۶:** ☆ پَرائی توند کا گھُونسا (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پرائی تھیلی کا مُنہ سَکڑا (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پرائی دھی اور ہَنسیں بٹاؤ لوگ (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پرائے بِرتے پر شِکرا پالنا (محاورہ) (نوراللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۸۰۲:** ☆ پرایا سر قرآن برابر (کہاوت) (نوراللغات) ☆ پرایا سر کدُو کے برابر (کہاوت) (فرہنگ اثر) ☆ پرایا سر لال دیکھا اپنا سر پھوڑ ڈالیں (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پَرایا سیر پَنسیری برابر (کہاوت) (نجم الامثال، گنجینہ اقوال و امثال) ☆ پرایا گربھ (جامع اللغات) ☆ پرایا مال پشم کا بال (کہاوت) (نوراللغات) ☆ پرایا مال لوٹیے اور بندے کا دل دریا و (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ پرایا نامُوس (جامع اللغات ☆ پرَاَیت (ہندی اردو لغت)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۸۲۵:** ☆ پرِجا (فرہنگ آصفیہ، پلیٹس،) ☆ پرَجا بھاگے چھوڑ کے کنیاٹی کام چھیوں اور جگ ماں کرے پھر اسے بدنام (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پرجا پال (جامع اللغات) ☆ پرجا پالک (جامع اللغات) ☆ پاجا پالَن (جامع اللغات) ☆ پاجا پت/پتی (فرہنگ آصفیہ، جامع اللغات) ☆ پرجا لوک (جامع اللغات) ☆ پرجا مرن راجہ (کی ہانسی) ہانسے (کہاوت) (نجم الامثال) ☆ پرجا نہیں تو راجہ کہاں (کہاوت) (مہذب اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۸۲۹:** ☆ پَرچارکا (ہندی اردو لغت، شبد ساگر) ☆ پرِچارَن (ہندی اردو لغت، شبد ساگر) ☆ پرچارنا (شبد ساگر، جامع اللغات) ☆ پَرِچارنا (شبد ساگر) ☆ پرچارنی (شبد ساگر) ☆ پرچاری (جامع اللغات، شبد ساگر) ☆ پرچاری (شبد ساگر) ☆ پرچانا (۱) (شبد ساگر) ☆ پرچانا (۲) (فرہنگِ آصفیہ) ☆ پرچِت (شبد ساگر)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد چہارم ص ۸۶:** ☆ پکّا مکان (جامع اللغات) ☆ پکا ہونا (نوراللغات) ☆ پکا ہونا چاہے تو پکے کے سنگ کھیل کچّی سرسوں پیل کے کھلّی ہوئی نہ تیل (نجم الامثال) ☆ پکّا (قدیم اردو کی لغت) ☆ پکّا اِت (شبد ساگر)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد چہارم ص ۱۰۸:** ☆ پکھیری (شبد ساگر) ☆ پکھیو (شبد ساگر) ☆ پگ اٹھانا (محاورہ) (جامع اللغات) ☆ پگ بن کٹے نہ پنتھ (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پگَ پان (شبد ساگر) ☆ پگَ پوَتر تیرَتھ گوَن کر پوِتر کچھُ دان، مکھُ پوتر تب ہُوت ہے بھَج لے سِری بھگوان (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پگ تِلی

(پلیٹس، جامع اللغات)

**''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' جلد چہارم ص۴۲۸:** ☆ پیٹس (جامع اللغات، پلیٹس) ☆ پیٹسرا (جامع اللغات، پلیٹس) ☆ پیٹلا (پلیٹس) ☆ پیٹلا (پلیٹس) ☆ پیٹلی (نوراللغات) ☆ پیتم بسیں پہاڑ پر اور ہم جمنا کے تیر، اب کا ملنا کٹھن ہے کہ پانو پڑی زنجیر (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پیتم تم مت جایو بھیا دور کا باس، دیہ گیا کتا رہے پر ان تمھاری آس (کہاوت) (جامع اللغات) ☆ پیتم تیری پریت کو جھک جھک کروں سلام، جب سے تو سنگ نیہ کرو سنو نہ سکھ کا نام (کہاوت) (جامع اللغات)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد چہارم ص ۵۳۱:** ☆ پیسا پھونکنا (محاورہ) (سجاد حسین، طرحدار لونڈی، نوراللغات) ☆ پَیسا چلنا (محاورہ) (نوراللغات) ☆ پَیسا ڈوبنا (محاورہ) (عاشق، نوراللغات)

**''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' جلد چہارم ص ۸۸۱:** ☆ تالُو لپکنا (محاورہ) (انیس، مہذب اللغات) ☆ تالو میں کانٹے پڑنا (محاورہ) (فسانۂ آزاد، مہذب اللغات)

## اردو لغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں میں اندراجات کے تلّفظ کی نشان دہی کا پرانا اور غیر عام فہم طریقۂ کار

اردولغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں میں اندراجات کے تلّفظ کی نشان دہی کے لیے پرانا اور غیر عام فہم طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ اردولغت بورڈ کی ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں میں اندراجات کے تلّفظ کی نشان دہی اولاً اعراب کے ذریعے اور پھر توضیحی طریقے سے کی گئی ہے۔ توضیحی طریقہ کے معنی یہ ہیں کہ الفاظ پر لگائے گئے اعراب جیسے زبر (فتح)، زیر (کسرہ)، پیش (ضمہ)، ذ (جزم)، سک (سکون) جیسے مخففات قوسین میں لکھے جائیں[۳۱] جیسے پُرووائس چانسلَر (ضم خف پ، وج، کس ء، سک ن، فت ل)[۳۲] ''اردولغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم میں دوسرے معاملوں میں جدید طریقہ کار جب کہ تلّفظ کی نشان دہی کے سلسلے میں پرانا اور غیر عام فہم طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ جو اتنا طولانی ہے کہ تلفظ کا پورا سلسلہ ذہن میں نہیں رہ پاتا۔ ساتھ ہی ساتھ مخففات کے علاوہ عربی اصطلاحوں کے استعمال کی وجہ سے زیادہ وسیع نہیں[۳۳] بعض الفاظ کا تلفظ اس طریقے کے باعث

بوالعجبی کی حد تک طویل ہوگیا ہے۔[۳۴] لغت نویس مولوی عبدالحق بھی مندرجہ بالا اعرابِ ملفوظی کے قدیم طریقۂ کار کو متروک کہتے ہیں۔

بقول مولوی عبدالحق:

> لغت میں الفاظ کے صحیح تلّفظ کی طرف بھی توّجہ کی ضرورت ہے۔قدیم طریقہ اچھّا تھا۔ اس میں تلّفظ عبارات میں ظاہر کردیا جاتا تھا لیکن اس میں طوالت تھی اور پڑھنے میں اُلجھن ہوتی تھی۔اب متروک ہے۔جن الفاظ کے تلّفظ میں غلطی کا احتمال ہو ان کو قوسین میں ٹکڑے ٹکڑے کرکے یا الگ الگ حروف میں اعراب کے ساتھ لکھ دینا چاہیے۔م مثلاً جھیلنا (جھے ل نا)۔[۳۵]

صحّت الفاظ میں سیّد بدرالحسن نے بھی تلفظ کے لیے آسان اور عام فہم طریقہ کار استعمال کیا ہے جو درج ذیل ہے:

۱۔مُثبَّت (مُ ثَب بت)[۳۶]

۲۔مُجدِّد (مُ جد دِد)[۳۷]

۳۔مُحافَظَت (مُ حاف ظت)[۳۸]

۴۔مُکدَّر (مُ کَد دَر)[۳۹]

۵۔مُقنَّن (مُ قَن نَن)[۴۰]

اردولغت بورڈ کی ’’اردولغت (تاریخی اصول پر)‘‘ ابتدائی چار جلدوں کے حوالے سے میری طالب علمانہ رائے یہ ہے کہ چوں کہ ’’اردولغت (تاریخی اصول پر)‘‘ ابتدائی چار جلدیں ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی تھی اور اس کے بعد اعراب نگاری، تلّفظ کی نشان دہی میں بے شمار تبدیلیاں ہوئیں ہیں ساتھ ہی ساتھ دیگر لغات بھی تلّفظ کے جدید طریقۂ کار پر مرتّب ہوئیں۔ مثال کے طور پر ’’علمی اردولغت از وارث سرہندی‘‘ میں اندراجات اورتحتی اندراجات کے تلفظ کے لیے بھی مندرجہ بالا ’’صحت الفاظ‘‘ کا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے جو مناسب بھی ہے اور اس طریقے کے باعث کم جگہ میں زیادہ اندراجات شامل کیے جاسکتے ہیں۔اور کاغذ کے ضیاع سے بھی بچا جاسکتا ہے۔ اس لیے اردولغت (تاریخی اصول پر) ابتدائی چار جلدوں کے نئے ایڈیشن میں اندراجات کے تلفظ کی نشان دہی کے لیے بھی جدید طریقہ کار کو استعمال کیا جائے۔

ذیل میں ’’اردولغت (تاریخی اصول پر)‘‘ ابتدائی چار جلدوں کے چند اندراجات کے تلفّظ کے توضیحی طریقہ کار کو پیش کیا جارہا ہے۔ اندراجات کے صفحہ نمبر کی نشان دہی جلد نمبر کے ساتھ ابتداء میں ہی کردی گئی ہے۔جیسا کہ گزشتہ

صفحات میں کی گئی ہے اور قوسین میں اندراج کے توضیحی تلفظ کو پیش کیا گیا ہے۔

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۱۰:** ☆ اَبًا عَن جَدّ (فت ا،تن ب بفت، فت ع، سک ن، فت ج، شدد بہ تن کس)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل ص ۱۹۲:** ☆ اُجرَتِ مُختَص بَکار کردَ گی (۔ضم م، سک خ، فت ت، ب، سک ر، فت ک، سک ر، فت د) ☆ اُجرَتِ مُختَصِ الزَّمان (ضم م، سک خ فت ت، شد ص، کس پ، غم ال، شد ز بفت) ☆ اُجرَتِ مُختَص بِلعَمَل (ضم م، سک خ، فت ت، کس ب، غم ا، سک ل، فت ع، م) ☆ اَجرُ کُمُ اللہ (فت ا، سک ج، ضم مج ضم ک، م، غم ا، شد ل بمد)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۱۵۷:** ☆ آرکیا لوجسٹ (سک ر، فت ک، و مج، کس ج، سک س) ☆ آرکیالوجیکل (سک ر، فت مج ک، و مج، ی مع، فت ک، سک ل)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد دوم ص ۲۹۶:** ☆ آلَہِ مُکَبِّرُ الصَّوت (ضم م، فتک، شد ب بکس مج ضم ر، غم ال، شد ص، و لین) ☆ آلَہِ نِصفُ النَّہار (۔کس ن، سک ص، ضم ف، غم ال، شد ن بفت)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۱۹۷:** ☆ بِھنبِھناہَٹ (کس بھ، سک ن، کس بھ، فت ہ) ☆ بُھنبُھنیا (ضم بھ، سک ن، ضم بھ، سک ن) ☆ بَھنبُھوا (فت بھ، سک م بشکل ن، ضم بھ)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم ص ۷۳۳:** ☆ پاپوش دَربَغَل (۔و مج، فت د، سک ر، فت ب، غ) ☆ پاپوش دَرجیب (۔و مج، فت د، سک ر، ی مج)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد چہارم ص ۴۴:** ☆ پَستَر لِنگ (فت پ، سک س، فت ت، سک ر، کس ل، غنّہ) ☆ پُستَکالَیَہ (ضم پ، سک س، فت ت، ل، ی)

**''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد چہارم ص ۴۵۳:** ☆پَیٹر وڈ ائزر (ی لین، سک ٹ، وجِ، فت ل، سک ر) ☆پَیٹر و کیمیکل (ی لین، سک ٹ، وجِ، ی مجِ، ی مع، فت ک) ☆پیٹر یاڑم (ی مجِ، سک ٹ، کس ر، ٹ، سک ز)

## اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں کا تحقیقی، لغوی و لسانی جائزہ (اندراجات اور ان کی اسناد کے حوالے سے)

اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' تاریخی اصول پر مرتّب کی گئی ہے۔ تاریخی اصول کے مطابق لغت میں ہر لفظ کے استعمال کی سند دینا از حد ضروری ہے اس کے لیے ادب کے لسانی ادوار کا تعیّن کیا جاتا ہے اور ہر دور سے کم از کم ایک سند دینا ضروری ہوتی ہے۔ اگر کسی دور کی سند نہ دی جائے تو امکان رہتا ہے کہ آیا وہ لفظ اس دور میں اس ہی معنوں میں مستعمل رہا ہے کہ نہیں؟ گویا ہر دور سے کم از کم ایک سند۔

بقول رشید حسن خان:

> لفظوں کے اجزاے ترکیبی، ان اجزا کی ترتیب، معانی و مفاہیم، محل استعمال، یہ ساری معلومات لغت سے حاصل ہونا چاہیے ساتھ ہی ساتھ لفظ کی صورت اور معنی میں مختلف ادوار میں کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں۔(۴۱)

اس لحاظ سے اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' پر یہ ذمّے داری عائد ہوتی ہے کہ اس لغت کی ترتیب و تدوین کے دوران انتخاب و اندراج کے مراحل میں بھی صحتِ زبان کی اساسی ضرورت کے علاوہ صوری و معنوی طور پر بھی صحت املا و انشا اور قواعدی حیثیتوں کا بھی ایک مستند اور محکم معیار قائم رکھنا ضروری ہے۔ اسے مکمل طور تاریخی اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ لغت میں شامل اندراجات کے طے کردہ اصولوں کے مطابق اسناد فراہم کرنی چاہیے اور اسناد فراہم کرنے کے لیے بنیادی مآخذات کو برتنا چاہیے۔ اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کو صرف کسی انفرادی علم، معلومات، مشاہدے، مطالعے اور تجربے کی حد تک محدود نہیں رہنا چاہیے۔

اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کو ۱۹۵۸ء سے لے کر ۲۰۱۰ء تک باون سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس عرصے میں زبان میں علمی، ادبی، ثقافتی، معاشرتی، سماجی، اصطلاحی سطح پر ہزار ہا تبدیلیاں رونما ہوئیں ہیں۔ ہزار ہا کہاوتیں، ضرب الامثال، محاورات، فقرات، الفاظ اردو کے دامن میں شامل ہوئے ہیں ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی ابتدائی جلدوں میں تو نئی اسناد کی شمولیّت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر آخری جلدوں میں کسی حد تک ممکن ہے لیکن ابھی تک نہ تو ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں پر نظرِ ثانی کی گئی ہے نہ اس میں شامل اسناد کا جائزہ لیا گیا ہے نہ ''اردو لغت'' میں شامل اندراجات یا تحتی اندراجات کے ذیل میں جدید اسناد شامل کی گئی ہیں اور نہ ہی

نئے جدید الفاظ شامل کیے گئے ہیں۔

اس تحقیقی مقالے میں ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' میں رہ جانے والے بعض قدیم، نئے الفاظ، محاورات، کہاوتیں، فقرات پیش کیے گئے ہیں ساتھ ہی وہ اندراجات جن کی اسناد ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی لغت میں نہیں ہے اسے پیش کیا گیا ہے۔ قاری کی آسانی کے لیے ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی ہر جلد کا صفحہ نمبر اور کلیات کا صفحہ نمبر اندراج کے ساتھ دے دیا گیا ہے تاکہ بار بار قاری کو حواشی میں نہ دیکھنا پڑے۔ البتہ کتاب کے حوالے سے مکمل تفصیل مآخذات میں دے دی گئی ہے۔

## اخبار

''اردو لغت'' جلد اوّل (ص۲۶۹) میں معنی ۳ میں اخبار کے ذیل میں ''تاریخ ممالک چین'' اور ''طلسم نوخیز جمشیدی'' سے نثری اسناد دی گئی ہیں۔ جدید شعری سند حاضر ہے۔

وصف توصیف سے مدحت میں بھی وسعت آئی
حرف گویائی کوئی اخبار ہوا چاہتا ہے
(لاریب، ص۴۲)

## اڑ باقی رہنا

''اردو لغت'' جلد اوّل میں اس کا اندراج نہیں ہے اندراج اور شعری سند حاضر ہے۔

اب ھم نہیں لیک دل کی اڑ باقی ہے
سو فتنوں کی سر کے پیچ جڑ باقی ہے
(کلیات قائم، ص۶)

## اس قدر

''اردو لغت'' جلد اوّل (ص۴۲۰) میں اس قدر کے ذیل میں میر تقی میر اور حفیظ ہوشیار پوری کے کلام سے اسناد دی گئی ہیں۔ جدید سند حاضر ہے۔

اس قدر ہوگیا محجوب کہ پیش اصغر
اپنی صورت بھی دکھانے نہیں آیا پانی
(لاریب، ص۱۱۰)

**اشک رواں**

معنی: بہتے ہوئے آنسو

''اردو لغت'' جلد اوّل (ص ۵۲۷) میں اشک کے تحت اندراجات میں ''اشک رواں'' کا اندراج نہیں ہے۔ اندراج اور جدید سند حاضر ہے۔

اشک رِواں کا نہر ہے اور ہم ہیں دوستوں
اُس بے وفا کا شہر ہے اور ہم ہیں دوستو
(کلام منیر نیازی، ص ۶۲)

**امید رکھنا**

''اردو لغت'' جلد اوّل میں ''امید رکھنا'' کے ذیل میں ۱۹۱۰ء کی نثری سند ''مکاتیبِ امیر مینائی'' (دیباچہ) سے دی گئی ہے۔ کلیات سے راست شعری سند حاضر ہے۔

امیّد رکھی بہت میں یاں جس تس سے
مجھ کو نہ کیا پہ زرا کسو نے مِس سے
(''کلیاتِ قائم''، ص ۳)

**انیسی**

''اردو لغت'' جلد اوّل (ص ۱۰۰۴) میں انیس کا اندراج ہے لیکن انیسی کا اندراج نہیں ہے۔ اندراج اور سند حاضر ہے:

ہم بھی کم مایہ نہیں ہم بھی انیسی ہیں نصیر
کوئی ہم سا ہی مقابل ہو تو ہم کھلتے ہیں
(''لاریب''، ص ۱۰۳)

**اہلِ ریا**

اس کا اندراج لغت میں نہیں ہے۔

از بس کہ شیخ اہلِ ریا بعد ہر نماز
گہہ ورد و گہہ وظیفہ پڑھے تھا پئے نمود
(''کلیاتِ قائم''، ص ۳۱)

**اہلِ ثروت**

''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' میں یہ لغت موجود نہیں ہے۔ قائم کے ہاں استعمال ملتا ہے جو حاضر ہے۔

غرض اھلِ ثروت کا جیسے ھے حال
کہ جُز خوش دلی ایک دم ہے وبال
(''کلیاتِ قائم''، ص۲۴۹)

### اھلِ نعیم

''اردو لغت'' جلد اوّل میں اس کا ندراج نہیں ہے جدید سند حاضر ہے۔

کیا پشم ھیں دنیا کے تو یہ اھلِ نعیم
عزّت نہ کریں اپنی جو دے کر زر وسیم
(''کلیاتِ جگر مراد آبادی''، ص۴)

### اھلِ سیاست

''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل میں اس کا اندراج نہیں ہے۔جدید سند حاضر ہے۔

اُن کا جو کام ہے اہلِ سیاست جانیں
میرا پیغام محبّت ہے جہاں تک پہنچے
(''کلیاتِ جگر مراد آبادی''، ص۵)

### اہلِ شر

''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' میں اس کا اندراج نہیں ہے جدید سند اور اندراج حاضر ہے۔

اہلِ شر بعدِ عصر زینب کو
آگ کا سائبان دیتے ہیں
(''لاریب''، ص۱۲۶)

### آنکھ مٹکا کرنا:

''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' میں اندراج نہیں ہے سند حاضر خدمت ہے۔

''منحوس، ڈائن، گشتی، آنکھ مٹکے کرتی ہے، میرے ہی گھر کیوں پیدا ہوئی ہے'' (عاصم بٹ، ناول ''ناتمام''، ص۴۰)

### آنکھ میں سلائی پھیرنا

''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد اوّل میں اس کا اندراج نہیں ہے۔نثری سند حاضر ہے۔

اس نے حکیم لقمان ''حکمت کا بادشاہ'' پڑھا اور آنکھ میں سلائی پھیر لی۔ (احمد ندیم قاسمی، افسانے، ص۵۶)

### بھاری پتّھر چوم کر چھوڑ دیا

معنی: مشکل کام دیکھا تو کھسک گئے

''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد سوم میں مندرجہ بالا اندراج محاورے کے طور پر درج ہے۔ داغ کی سند بھی پیش خدمت ہے۔

بے ستوں کاٹ کے فرہاد ہوا ہے نامی
ہم نے کیوں چھوڑ دیا چوم کے بھاری پتّھر
(داغ دہلوی، ''یادگارِ داغ''، ص۳۱۱)

### پگڑی کا پیچ

معنی: پگڑی کی لپیٹ، پگڑی کی تہ

''اردو لغت'' جلد ۴ میں اس کا اندراج ہے لیکن صرف ایک سند ۱۹۶۲ء، ''شبستان سُرور'' سے دی گئی ہے۔ ''کلیاتِ میر'' سے ایک اور سند حاضر ہے:

کھلا نشہ میں جو پگڑی کا پیچ، اس کی میر
سمند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا
(''کلیاتِ میر''، جلد اوّل، ص ۱۵۳)

## اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کو مزید بہتر، مکمل اور جامع بنانے کے لیے تجاویز

☆ اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' تاریخی اصول پر مدّون کی جانے والی لغت ہے جس کا اوّلین مقصد تاریخی اصول کی پاسداری کرنا ہے مگر اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' میں بعض اندراجات کی اسناد پیش نہیں کی گئی ہیں اور سیکڑوں اندراجات کی اسناد بنیادی مآخذات کے بجائے ثانوی مآخذات سے فراہم کی گئی ہیں۔ میری طالب علمانہ تجویز ہے کہ نقل کی ہوئی اسناد کو بنیادی مآخذات سے تلاش کر کے ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی اشاعتِ نو میں بحوالہ بنیادی مآخذ درج کیا جائے۔

☆ اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کو شائع ہوئے باون سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اس تمام

عرصے میں زبان میں ہونے والی صوتی، صرفی، نحوی تبدیلیوں کے باعث لاکھوں نئے الفاظ،فقرات،ضرب الامثال، کہاوتیں،محاورات اردو ادب کے دامن میں جگہ پا چکے ہیں۔جن کا اندراج ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''میں نہیں کیا گیا ہے۔ میری تجویز ہے کہ اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی اشاعتِ نو میں تمام نئے الفاظ، فقرات، محاورات کو اسناد کے ساتھ شامل کیا جائے۔

☆اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''میں اندراجات کے تلفظ کے لیے توضیحی طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے جو قدیم اور طولانی ہے۔اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی نئی اشاعت میں تلفّظ کی نشان دہی کے لیے آسان اور عام فہم طریقہ کار استعمال کیا جائے۔

☆اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''ابتدائی چار جلدوں میں اشتقاقیات کا حصّہ(سنسکرت اور پراکرت کے عالموں کے فقدان کی وجہ سے کمزور ہے۔میری تجویز ہے کہ اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' ابتدائی چار جلدوں کی اشاعتِ نو کے وقت اندراجات کے اشتقاقیات پر خصوصی توجّہ دی جائے۔

☆اردو لغت بورڈ کی بائیس جلدوں پر مشتمل ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کے لیے الفاظ اور ان کے استعمال کی اسناد بھی دست نوشتہ ہی ہیں اور ایسے بارہ سے چودہ لاکھ اسناد کے کارڈ اردو لغت بورڈ میں موجود ہیں جو شان الحق حقّی صاحب کی نگرانی میں تیّار کرائے گئے تھے، ان کارڈوں کو کمپیوٹر پر منتقل کرنا بہت ضروری ہے کیوں کہ یہ اردو کا سب سے بڑا کارپس ہیں۔میری تجویز ہے کہ ان کارڈوں کو کمپیوٹر پر منتقل کروایا جائے۔

☆اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی ابتدائی چار جلدوں میں کثیر تعداد میں جدید الفاظ بوجوہ چھپنے سے رہ گئے ہیں اب نئی اشاعتوں میں ان کا خیال رکھا جائے بلکہ اوکسفرڈ انگلش ڈکشنری کی طرح اس لغت کے بھی ضمیمے شائع کیے جائیں۔ تاکہ زبان کی خوب صورتی کے ساتھ ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی جامعیت میں مزید اضافہ ہو۔

## امکانات:

☆ اردو لغت نویسی، اصولِ لغت نویسی پر جامعات میں ایم اے،ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تفصیلی، تحقیقی اور تنقیدی کام کروانے کی شدید ضرورت ہے۔مثال کے طور پر کئی اہم لغات کا تفصیلی تعارف آج تک نہیں کرایا گیا۔بعض چھوٹی لغات کا تو نام و نشان بھی تاریخ و تنقید میں نہیں ملتا۔کئی لغات پر خصوصاً اردو لغت بورڈ کی ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' جلد پنجم تا بیست و دوم پر انفرادی طور پر تحقیقی اور تنقیدی نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ ہر جلد علاحدہ علاحدہ

تفصیلی کام کی متقاضی ہے تاکہ اب جب کہ اس کی آخری جلد منظرِ عام پر آچکی ہے۔ اس کی تدوین نو اور نظر ثانی شدہ اشاعت شروع ہو تو ان تنقیدی تجزیوں سے استفادہ کیا جا سکے۔

☆ جامعات میں ایم اے یا ایم فل کی سطح پر اردو کے مشہور شعرا، نثر نگاروں کی اہم تصانیف سے فرہنگیں تیار کروائی جائیں اس سے مستقبل کے لغت نویس کو بہت مدد ملے گی اور ہماری خوب صورت زبان کے محاسن میں اضافہ ہوگا۔

☆ آج کل اردو اخبارات وجرائد میں انگریزی الفاظ کا بے تحاشا استعمال کیا جا رہا ہے۔لہٰذا جامعات میں ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی کی سطح پر اردو میں کثرت سے استعمال ہونے والے انگریزی الفاظ کی فہرستیں مرتّب کراوائی جائیں تاکہ ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)'' کی اشاعتِ نو میں ان فہرستوں میں شامل الفاظ کو لغت میں شامل کیا جا سکے۔

## حواشی

۱۔ رؤف پاریکھ، ''لسان اور لسانیات: چند جدید پہلو''، مشمولہ ''اردو''، کراچی: انجمن ترّقی اردو، شمارہ ۳۔ ۴، جولائی۔ دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۱۴۸

۲۔ ایضاً

۳۔ جاتھن کراوتھر (Jonathan Crowther)، ''اوکسفرڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری آف کرنٹ انگلش'' (کراچی: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ففتھ ایڈیشن، ۱۹۹۵ء)، ص ۷ ۱۳

۴۔ مولوی عبدالحق، ''قواعد اردو'' (کراچی: انجمن ترّقی اردو، ۲۰۱۳ء)، ص ۳۰

۵۔ مسرور احمد زئی، ''ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان: حالات، علمی و ادبی خدمات''، (کراچی: ادارۂ انوار احمد جنوری، ۲۰۰۶ء)، ص ۴۰۶

۶۔ خلیل صدیقی، ''زبان کا ارتقا'' (کوئٹہ: زمرّد پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء)، ص ۷۸

۷۔ ابوالفیض سحر، ''تعارف''، مشمولہ ''اردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ''، مسعود ہاشمی (دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۲ء)، ص ۱۳

۸۔ نجیب اشرف ندوی، (مقدمہ)، ''لغات گجری''، مشمولہ ''اردو لغت نویسی (تاریخ، مسائل اور مباحث)''، مرّتب: ڈاکٹر رؤف پاریکھ، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۱۰ء)، ص ۱۸۳

۹۔ پیٹون اسٹرکین برگ (Pietvan Sterkenburg)، *A Practical guide to Lexicography*، (ایمسٹرم: لیڈن جان انجمن پبلشنگ کمپنی، ۲۰۰۳ء)، ص ۸

۱۰۔ نذیر احمد، ''اردو لغت نگاری کے مسائل''، مشمولہ ''لغت نویسی کے مسائل''، مرتّبہ گوپی چند نارنگ، (دہلی: ۱۹۸۵ء)، ص ۱۹

۱۱۔ http://www.merium-webster.com/dictionary، مؤرخہ ۱۰/اپریل ۲۰۱۷ء، ۸:۲۵ صبح

۱۲۔ شاہینہ تبسّم، (مقدمہ)، ''فرہنگِ کلامِ میر مع تنقیدی''، (دہلی: عزیز پرنٹنگ پریس، ۱۹۹۳ء)، ص ۱۳۔ ۱۴

۱۳۔ نجیب اشرف ندوی، محولۂ بالا، ص ۱۸۳

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ شاہینہ تبسّم، (مقدمہ)، ''فرہنگِ کلامِ میر مع تنقیدی''، (دہلی: عزیز پرنٹنگ پریس، ۱۹۹۳ء)، ص ۱۳۔ ۱۴۔

۱۶۔ عرفان شاہ، ''شان الحق حقی اور ترقی اردو بورڈ کی لغت''، مشمولہ ''معیار''، اسلام آباد، شمارہ ۱۴، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۵ء، ص ۳۵

۱۷۔ شان الحق حقی، ''شاخسانے'' (کراچی: مکتبۂ دانیال، ۲۰۰۳ء)، ص ۱۸۴

۱۸۔ عرفان شاہ، ''شان الحق حقی اور ترقی اردو بورڈ کی لغت''، محولۂ بالا، ص ۱۴

۱۹۔ ایضاً، ص ۱۷

۲۰۔ مرزا نسیم بیگ، (مضمون)، ''اردو ڈکشنری بورڈ: ایک جائزہ''، مشمولہ ''اردو لغت (یادگاری مضامین)''، محولۂ بالا، ص ۲۰۷

۲۱۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ''لغوی مباحث'' (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء)، ص ۱۸۲

۲۲۔ ایضاً

۲۳۔ ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''، جلد اوّل، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء

۲۴۔ ایضاً، جلد دوم، ایضاً، ۱۹۷۹ء

۲۵۔ ایضاً، جلد سوم، ایضاً، ۱۹۸۱ء

۲۶۔ ایضاً، جلد چہارم، ایضاً، ۱۹۸۲ء

۲۷۔ ایضاً، جلد اوّل، ایضاً، ۱۹۷۷ء، ص ز

۲۸۔ مولوی عبدالحق، ''اردو لغات اور لغت نویسی''، مشمولہ ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''، جلد اوّل، محولۂ بالا، ص ہ تا ز

۲۹۔ مشفق خواجہ، ''نمونہ لغات اردو''، مشمولہ ''اردو لغات (اصول اور تنقید)''، مرتبہ: رؤف پاریکھ (کراچی: فضلی سنز، ۲۰۱۴)، ص ۱۰۷ تا ۱۰۹

۳۰۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ''علم لغت، اصول لغت اور لغات'' (کراچی: فضلی سنز، ۲۰۱۷ء)، ص ۷۶

۳۱۔ مسعود ہاشمی، ''اردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ'' (دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۲ء)، ص ۱۸

۳۲۔ ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''، جلد سوم، مرتبہ ترقی اردو بورڈ (کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۸۱ء)، ص ۹۲۸

۳۳۔ مسعود ہاشمی، محولۂ بالا، ص ۸۲

۳۴۔ مسعود ہاشمی، محولۂ بالا، ص ۸۳

۳۵۔ مولوی عبدالحق، ''اردو لغات اور لغت نویسی''، مشمولہ ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''، جلد اوّل (کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء)، ص ہ تا ز

۳۶۔ سیّد بدرالحسن، ''صحتِ الفاظ''، (کراچی: فضلی سنز، ۲۰۰۵ء)، ص ۶۸

۳۷۔ ایضاً، ص ۶۹

۳۸۔ ایضاً، ص ۶۹

۳۹۔ ایضاً، ص ۸۰

۴۰۔ ایضاً، ص ۸۰

۴۱۔ رشید حسن خان، ''اردو املا'' (لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۰۷ء)، ص ۶۷۴

## مآخذ


۱۔ ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''، جلد اوّل، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء

۲۔ ______، جلد دوم، ______، ۱۹۷۹ء

۳۔ ______، جلد سوم، ______، ۱۹۸۱ء

۴۔ ______، جلد چہارم، ______، ۱۹۸۲ء
۵۔ اسٹرکین برگ، پیٹون (Sterkenburg, Pietvan)، *A Practical guide to Lexicography*، ایمسٹرم: لیڈن جان انجمن پبلشنگ کمپنی، ۲۰۰۳ء
۶۔ بٹ، محمد عاصم، ''ناتمام'' (ناول)، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء
۷۔ بدرالحسن، سیّد، ''صحتِ الفاظ''، کراچی: فضلی سنز، ۲۰۰۵ء
۸۔ ______، ''علم لغت، اصول لغت اور لغات''، کراچی: فضلی سنز، ۲۰۱۷ء
۹۔ ترابی، نصیر، ''لاریب''، پیراماؤنٹ بکس لمیٹڈ، جنوری، ۲۰۱۷ء
۱۰۔ چاند پوری، قائم، ''کلیات''، جلد ۲، مرتبہ: اقتدار حسن، لاہور: مجلس ترقّی ادب، طبع اوّل، دسمبر، ۱۹۶۵ء
۱۱۔ حسن، فاطمہ، (مرتّبہ) ''انتخابِ کلام منیر نیازی''، کراچی: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس ۲۰۱۶ء
۱۲۔ خواجہ، مشفق، ''نمونہ لغات اردو''، مشمولہ، ''اردو لغات (اصول اور تنقید)''، مرتّبہ: رؤف پاریکھ، کراچی: فضلی سنز، ۲۰۱۴ء
۱۳۔ خان، رشید حسن، ''اردو املا''، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۰۷ء
۱۴۔ داغ دہلوی، نواب مرزا خاں، ''یادگارِ داغ''، مرتّبہ: کلب علی کاں فائق، لاہور: مجلس ترقّی ادب، ۱۹۸۴ء
۱۵۔ عبادت بریلوی، (مرتّبہ) ''کلیاتِ میر''، دیوان اوّل، کراچی: اردو مرکز، ۱۹۸۵ء
۱۶۔ عبدالحق، مولوی، ''اردو لغات اور لغت نویسی''، مشمولہ ''اردو لغت (تاریخی اصول پر)''، جلد اوّل، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء
۱۷۔ قاسمی، احمد ندیم، ''افسانے''، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء
۱۸۔ کراوتھر، جانتھن (Crowther, Jonathan)، ''اوکسفرڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری آف کرنٹ انگلش''، کراچی: اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس، ففتھ ایڈیشن، ۱۹۹۵ء
۱۹۔ مرادآبادی، جگر، ''کلیات''، لاہور: خزینۂ علم و ادب، ۲۰۰۳ء
۲۰۔ ہاشمی، مسعود، ''اردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ''، دہلی: ترقّی اردو بیورو، ۱۹۹۲ء

## رسائل و جرائد

۸۔ پاریکھ، رؤف، ''لسان اور لسانیات: چند جدید پہلو''، مشمولہ، ''اردو''، کراچی: انجمن ترقّی اردو پاکستان، شمارہ ۳۔۴، جولائی۔ دسمبر ۲۰۱۷ء

## ویب گاہ

۱۔ http://www.merium-webster.com/dictionary، مؤرخہ ۱۰/اپریل ۲۰۱۷ء، ۸:۲۵ صبح